بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ⁂ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

(ایڈیٹر) نسیم سیفی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | اتوار ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ ۴ فتح ۱۳۶۷ہش ۴ دسمبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۶

اخبارِ احمدیہ

لنڈن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور تمام احبابِ جماعت کو محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بھجواتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نیک لوگوں کے لئے رحمتوں کے خزانے سختیوں ہی کی وجہ سے کھولے جاتے ہیں

قرب کے جو مراتب ابتلا میں جلد طے ہوتے ہیں وہ عبادت سے برسوں میں نہیں مل سکتے

"یہ یقین جانو کہ توبہ میں بڑے بڑے ثمرات ہیں۔ یہ برکات کا سرچشمہ ہے درحقیقت اولیاء اور صلحاء یہی لوگ ہوتے ہیں جو توبہ کرتے اور پھر اس پر مضبوط ہو جاتے ہیں۔ وہ گناہ سے دور اور خدا کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ کامل توبہ کرنیوالا شخص ہی ولی قطب اور غوث کہلا سکتا ہے۔ اسی حالت میں وہ خدا کا محبوب بنتا ہے اسکے بعد بلائیں اور مصائب جو انسان کے واسطے مقدّر ہوتی ہیں ٹل جاتی ہیں ______ اس سے یہ خیال نہ آوے کہ پھر انبیاء اور نیک مومنوں کو کیوں تکلیفیں آتی ہیں۔ ان لوگوں پر بھی بعض بلائیں آتی ہیں اور انکے واسطے آثارِ رحمت ہوتی ہیں..... اصل میں ان لوگوں کے واسطے یہ مصائب اور سختیاں تریاق ہو جایا کرتی ہیں۔ ان لوگوں کے واسطے خدا کی رحمت کے خزانے انہیں سختیوں ہی کی وجہ سے کھولے جاتے ہیں۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است ⁂ زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ است

مگر ایسے وقت میں انسان کو چاہیئے کہ صبرِ جمیل کرے اور خدا تعالیٰ سے بدظن نہ ہو۔ وہ لوگ تو خدا کے ایلام کو انعام کے رنگ میں دیکھتے ہیں اور ابتلا میں لذّت پاتے ہیں۔ قرب کے مراتب جس طرح جلد ابتلا کے وقت میں طے ہوتے ہیں وہ یوں زہد و تعبّد یا ریاضت سے تو سالہا سال میں بھی تمام نہیں کئے جاتے ان لوگوں میں سے جو خدا کے قرب کا نمونہ بنے اور خلق کی ہدایت کا تمغہ ان کو دیا گیا یا وہ خدا تعالیٰ کے محبوب ہوئے ایک بھی نہیں جس پر کبھی نہ کبھی مصائب اور شدائد کے پہاڑ نہ گرے ہوں۔ ان لوگوں کی مثال مشک کے نافہ کی سی ہوتی ہے وہ جبتک بند ہے اسمیں اور ایک مٹّی کے ڈھیلے میں کچھ تفاوت نہیں پایا جاتا مگر جب اس پر سختی سے جرّاحی کا عمل کیا جاوے اور اسکو چھری یا چاقو سے چیرا جاوے تو معًا اسمیں سے ایک خوشکن خوشبو نکلتی ہے جس سے مکان کا مکان معطّر ہو جاتا ہے اور قریب آنیوالا بھی معطّر کیا جاتا ہے۔ سو یہی حال انبیاء اور صادق مومنوں کا ہے کہ جبتک انکو مصائب نہ پہنچیں تب تک انکے اندرونی قویٰ چھپے رہتے ہیں اور انکی ترقیات کا دروازہ بند ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے قوای دو قسم کے موقعوں پر اظہار پذیر ہوتے ہیں بعض تو مصائب و شدائد اور دکھوں کے زمانہ میں۔ کیونکہ یکطرفہ کارروائی قابلِ اعتماد نہیں ہوتی۔ ممکن ہے۔ کہ ایک شخص جس نے بچپن سے خوشحالی اور آرام اور آسائش کے سوا کچھ دیکھا ہی نہیں۔ اسکے قوای کا پورا اندازہ نہیں ہو سکتا ہے اور دوسرا جو بچپن سے غربت کی مار اور بدحالی میں مبتلا رہا ہے اس کے قوای کا بھی پورا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ کسی شخص کے اخلاقِ فاضلہ اور اس کے خلق کے متعلق اسکے حالات کا اندازہ تب ہی ہو سکتا ہے جب اس پر انعام و ابتلا ہر دو طرح کے زمانے آچکے ہوں"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۹۴)

ربوہ:۔ ۲ فتح/دسمبر۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔ انہوں نے آیاتِ قرآنی کے حوالے سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ قادر اور مالک ہے اور اپنے خاص بندوں کی نصرت و تائید کے سامان مہیا فرماتا رہتا ہے۔ ایک ظالم سمجھتا ہے کہ وہ اپنے ظلم کے ذریعہ سے کمزوروں کو پیس کے رکھ دے گا مگر خدا تعالیٰ اس میں سے اس کی نجات کی راہ نکال لیتا ہے تاریخ گواہ ہے کہ مالک و قادر خدا نے ظالم و جابر بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور ان کی جگہ پر اپنے مظلوم بندوں کو بٹھا دیا۔ انہوں نے کہا کہ خیر و برکت کی چابیاں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور اس کے ماننے والے انجام کار اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی عزت پاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ابتلاء اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اللہ کے نیک بندوں پر ایسے بھی زلزلے آتے ہیں کہ کہنا پڑتا ہے کہ خدایا تیری مدد کب آئے گی اور ڈر ہونے لگتا ہے کہ کہیں اس کے دعوے غلط ہی نہ ہوں۔ لیکن آخر کار خدا تعالیٰ کی مدد آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے مظاہرے سے مومنوں کے دل شاد کام ہو جاتے ہیں۔

مکرم عبدالستار صاحب آف طاہر کمپوزنگ رائل پارک لاہور جو دل کے عارضہ سے بیمار تھے اور گنگا رام ہسپتال میں داخل تھے اب پہلے سے کافی بہتر ہیں۔ گھر آگئے ہیں۔ احباب کرام سے اس مخلص بھائی کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالمالک نمائندہ الفضل لاہور)

دعائے مغفرت

محترمہ امۃ السبوح صاحبہ اہلیہ مکرم کریم ظفر ملک صاحب بتاریخ ۲۸ نومبر ۱۹۸۸ء کو واشنگٹن میں وفات پا گئی ہیں۔

مرحومہ محترم میجر عبدالرحمٰن صاحب مغل راولپنڈی کی بیٹی تھیں اور مکرم مولوی ظہور حسین صاحب مرحوم سابق مربی بخارا کی بہو تھیں۔ مرحومہ نے دو بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب کرام سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

باقی صفحہ آخر پر

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دار النصر غربی ربوہ سے شائع کیا قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

۴ر فتح ۱۳۶۷ ہش
۴ر دسمبر ۱۹۸۸ء

حِلّت و حُرمت

جب ہم حلّت و حُرمت کی بات کرتے ہیں تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ کون سی چیز حلال ہے اور کون سی چیز حرام۔ یہ مسئلہ اکثر کھانے پینے کی چیزوں سے تعلق رکھتا ہے یا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ زیادہ تر کھانے پینے کی چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے ہم حلت و حرمت کے مسئلہ کو زیر گفتگو لاتے ہیں۔ عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ فلاں چیز اس لئے حرام ہے کہ اس کا استعمال انسانی صحت کے لئے مضر ہے۔ حرام چیزوں کے لئے تو یہ کہنا ایک آسان سی بات ہے لیکن حلال چیزوں کے لئے عام طور پر کوئی ایسی ثقہ بات نہیں کہی جاتی جس سے سوال کرنے والے کا دل تسلی پکڑ جائے۔ حلال ہے ہاں بس حلال ہے اس لئے ہم کھاتے ہیں۔ لیکن یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ اس سے تو کسی کی تسلی نہیں ہوسکتی اور جہاں تک حرام چیزوں کا تعلق ہے ان کے متعلق بھی بحث یہ چھڑ جاتی ہے کہ کثیر تعداد کسی چیز کو جسے ہم حرام اور مضر صحت کہتے ہیں استعمال کرتی ہے اور بظاہر ان کی صحت پر بُرا اثر نظر نہیں آتا۔ اگر کوئی اِکّا دُکّا ایسا واقعہ ہو جائے کہ اس چیز کے کھانے سے کسی کو کوئی جسمانی تکلیف یا عارضہ لاحق ہو جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ دنیا میں کون سی ایسی چیز ہے جس کے کھانے سے کسی عارضے کے لاحق ہونے کا خطرہ نہیں ہے بعض اوقات ایک چیز اچھی بھلی معلوم ہوتی ہے اور زیادہ مقدار میں کھا لی جاتی ہے نتیجۃً اس کے بُرے اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں تو پھر اس کا حل کیا ہے؟

ہم سمجھتے ہیں کہ حال ہی میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے یورپ میں حلت و حرمت کے سلسلہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے جو یہ فرمایا تھا کہ دراصل کسی چیز کا مضرِ صحت ہونا اس کو حرام قرار دینے کے لئے کافی دلیل نہیں ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں۔ اور کون ہے جو اس بات سے اختلاف کرے گا کہ واقعی سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ ہی کا یہ کام ہے کہ وہ بتائے کہ کس چیز کو ہم کس طرح استعمال کریں اور کون سی چیز ہمارے استعمال میں نہیں آنی چاہیئے۔ یہ ایک ایسا بنیادی اصول ہے جو آج تک کسی ذہن میں نہیں آیا۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ کھاؤ، تو ہم کھاتے ہیں۔ اور وہ کہتا ہے کہ یہ نہ کھاؤ، تو ہم نہیں کھاتے۔ مثلاً ایسی چیزیں بھی تو موجود ہیں جو بظاہر حرام نہیں ہیں لیکن مضر صحت ہیں اور مضرِ صحت ہونے کی وجہ سے ہم انکو اپنے استعمال میں نہیں لاتے۔ حضور نے یہ اصول بیان فرما کر بہت سے امور کے متعلق ایک بنیادی دلیل فراہم فرما دی ہے ہم نے اپنے کل کے اداریے میں یہ بات تحریر کی تھی کہ اللہ تعالیٰ تک طلب تقویٰ کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے اور تقویٰ کی راہ میں ہمارا حقیقی علم متعین کرتا ہے۔ پس ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں اس بات کا علم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حلت و حرمت کے متعلق کیا فرمایا ہے کس بات کی اجازت دی ہے اور کسی بات سے منع فرمایا ہے۔ اگر ہم اس اصول کو اپنا لیں تو یقیناً ہمارے لئے یہ مسئلہ سمجھنے میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔ اور اس کے علاوہ ہمارا دل ہر استعمال کرنے والی چیز کو استعمال میں لاکر اور ہر چیز جس سے رکنا چاہیئے اُس سے رک کر اس بات سے اطمینان حاصل کرے گا کہ میں نے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی رضا کے مطابق کیا ہے۔ صرف یہ کہنا کہ چونکہ یہ چیز مضر صحت ہے اس لئے میں اسے استعمال نہیں کرتا، ہمارے ایمانوں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتی۔ لیکن یہ کہنا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے فلاں چیز سے روکا ہے اس لئے میں رک گیا ہوں اور فلاں چیز کی اجازت دی ہے اس لئے اُسے استعمال کرتا ہوں یقیناً ہمارے ایمانوں پر بہت اچھا اثر ظاہر کرے گا۔ ہمارے دلوں کو اس یقین سے پُر کر دے گا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

خدا کرے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہمارا منتہائے نظر اور ہمارا مقصود بن جائے اور ہماری زندگیوں کا ہر عمل اسی سانچے میں ڈھل جائے۔ آمین۔

آؤ مل جل کے ہم بڑھائیں قدم
اس مسافت کو طے کریں باہم
خود خدا اُن کے ساتھ ہوتا ہے
عزم ہوتا ہے جن کا مستحکم

— ابوالاقبال

مبارک ہو

بدل رہی ہے چمن کی فضا مبارک ہو
ہوا چلی ہے برنگِ صبا مبارک ہو
گلوں نے آپ پکارا ہے عندلیبوں کو
قفس قفس کو یہ آئی صدا مبارک ہو
جو ٹوٹ ٹوٹ کے گرتے تھے آسمانوں سے
سجا رہے ہیں فلک کی ردا مبارک ہو
سکوتِ لب کی شکایت نہ ہو کبھی درپیش
رہینِ بندشِ لب کو نوا مبارک ہو
سکونِ دل میں ہر اک اضطراب ڈھلنے لگا
قبول ہو گئی اپنی دعا مبارک ہو
فقیہہِ شہر کے فتووں کی ساکھ ٹوٹ گئی
سمجھ گیا ہے یہ ذہنِ رسا مبارک ہو
قدم بڑھا کے چلے ہیں تو ازرہِ احساں
دیا ہے راہنما نے پتا مبارک ہو
جو منزلوں کے تصوّر سے کچھ پریشاں تھے
وہ رہرووں کے بنے رہنما مبارک ہو
ہم اور ہوں گے سبک گام دیکھنا تو سہی
کرے گی راہ گزر بھی وفا مبارک ہو
نسیمؔ کم سخنی پر تجھے ملال ہے کیوں
ترا قلم ہے کسی کی عطا مبارک ہو

(نسیم سیفی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ کا ایک مکتوب

تقریبِ رخصتانہ پر اپنی صاحبزادی کو نہایت قیمتی نصائح

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم و مغفور نے اپنی صاحبزادی محترمہ صاحبزادی آمنہ طیبہ بیگم صاحبہ (بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب) کی تقریبِ رخصتانہ پر نصائح سے پُر ایک خط تحریر فرمایا تھا جو ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اپنی افادیت کے پیشِ نظر ایک بار پھر ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

میری پیاری بچی طیبہ! خدا تمہارا حافظ و ناصر ہو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج تم ہم سے جدا ہوتی ہو۔ طبیعت میں دو متضاد جذبات کی کشمکش ہو رہی ہے۔ ایک طرف تمہاری شادی کی خوشی ہے اور اس بات کی خوشی ہے کہ ایک شریف ترین خاندان میں تم بیاہی جا رہی ہو۔ دوسری طرف تمہارے جانے کا صدمہ ہو رہا ہے۔ آنکھوں میں تمہارے بچپن سے جوانی تک کے واقعات پھر جاتے ہیں تم میرے گلستانِ امید کی بہترین کلی تھیں۔ ایک وقت تھا کہ سرخ سفید بھولا بھالا گوشت کا لوتھڑا مجھے اس قدر پیارا اور عزیز تھا کہ دنیا کی ہر ایک چیز اس کے مقابلہ میں ہیچ نظر آتی تھی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اور بھی تمہارے بہن بھائی دیئے۔ لیکن ان کے آنے سے تمہاری محبت میں کمی نہیں آئی میں نے تم کو لڑکوں سے کبھی کم نہیں سمجھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی عنایت اور مہربانی سے تمہاری تعلیم و تربیت میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی اور حتی الامکان تمہاری ضروریات کو اپنے آرام و آسائش پر مقدم رکھا۔ اس کی یہ وجہ نہیں کہ تم میری اولاد تھی بلکہ میں نے تم سب بھائی بہنوں کو اللہ تعالیٰ کا ایک خاص انعام تصور کیا تمہاری والدہ سے شادی کرنے سے میری سب سے بڑی خواہش اور آرزو یہی تھی کہ میں بھی حضرت (اقدس بانی سلسلہ) کا روحانی و جسمانی جزو بن جاؤں۔ میری خواہش کی تکمیل نہیں ہو سکتی تھی جب تک کہ دنیا میں تم لوگ نہ آتے۔ اس خواہش کا سب سے پہلا ثمرہ تم ہی ہو۔ اس لئے جو محبت مجھے تم سے پیدا ہوئی میں اس کو آج تک اسی طرح محسوس کرتا ہوں۔ ایسی حالت میں تم خود اندازہ کر سکتی ہو کہ کسی کے تم کو حوالہ کر دینا میرے لئے کس قدر تکلیف اور صدمہ کا موجب ہو سکتا ہے لیکن قانونِ قدرت اور اللہ رسول کی اتباع میں تم کو اپنے سے جدا کرنے پر مجبور ہوں اور ایک شریف ترین شخص کے تم کو سپرد کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گا جیسا کہ اسکے دادا نے اپنی بیوی کے ساتھ کیا۔ شرافت اور بزرگوں سے وابستگی سب سے بڑا بندھن ہوتی ہے اللہ کرے کہ تمہارا میاں میری حسن ظنیوں کو پورا کرنے والا ہو۔ تم دونوں نہایت پاکیزہ اور پیار و محبت کی زندگی بسر کرو۔ تم دونوں ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے رہو۔ دین و دنیا کی فلاح حاصل کرو اللہ تعالیٰ تم کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ تمہاری زندگیاں نہایت ہموار ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت۔ رحمت اور فضل کا سایہ ہمیشہ میسر ہو (اقدس بانی سلسلہ) کی دعاؤں کے اہل و مورد تم ہمیشہ بنے رہو۔ حضور کی تعلیم اور ان کا اسوہ تمہارے لئے مشعلِ راہ ہو اللہ کرے تم دونوں کے جوڑ سے وہ گوہرِ مقصود دنیا میں ظاہر ہو جس کے آنے پر دینی ترقی مقدر ہے جس نے ایک بار پھر دنیا کو ورطۂ ظلمت سے نکال کر نورانی دنیا میں بسا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری ان دعاؤں کو سننے والا ہے۔ اس نے میرے لئے ان ہونی کو ہونا کر کے دکھا دیا۔ اس کے لئے کوئی مشکل نہیں کہ ذرۂ ناچیز کو ثریا تک رفعت دے۔ اس کے فضلوں کا کوئی ٹھکانا نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ آمین۔

اب تم ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہو۔ اللہ کرے کہ یہ دَور پہلے دور سے زیادہ مبارک ہو لیکن جب انسان زندگی کے ایک دَور کو چھوڑ کر دوسرے میں داخل ہوتا ہے تو اس میں اسکو کئی قسم کی دقتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ابتدا کی معمولی سی لغزش اکثر اوقات ساری عمر کی پشیمانی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اس لئے نئے دَور میں قدم رکھتے ہوئے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

اب تمہارا بہت سے ایسے آدمیوں سے واسطہ پڑنا ہے جن کی طبیعت سے تم مانوس نہیں ہو۔ بعض بزرگوں کے لئے اپنے خیالات اور جذبات کو قربان کرنا ہوگا اور بعض افراد کے لئے اپنی طبیعت کو مجبور کر کے پیار و محبت کے جذبات پیدا کرنے ہوں گے تاکہ نئے ماحول کے قالب میں تم اپنے آپ کو ڈھال سکو۔ بہرحال یہ ایک بڑا امتحان ہے۔ یہاں تم ان لوگوں میں تھیں جو تم کو اپنے آرام و آسائش پر مقدم رکھتے تھے۔ اب تم ان لوگوں میں جا رہی ہو جن کا تم کو بھی خیال رکھنا پڑے گا۔ تم سمجھدار، شریف خاندان اور ماں باپ کی بیٹی ہو تم کو زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں لیکن بعض وقت یاددہانی کام آجاتی ہے اس لئے تمہارے فائدہ کے لئے چند باتیں تحریر کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تم کو اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جانا چاہیئے۔ اس نئے دور میں کامیاب رہنے کے لئے اس سے استقامت طلب کی جائے۔ اس کا یقینی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر مشکل کے وقت وہ تمہاری راہنمائی کیلئے آن پہنچے گا اور اپنی تائید اور نصرت کے ساتھ تمہارا حامی و مددگار ہوگا۔ اس کے بعد تم حتی الامکان وہ طرز اختیار کرنے کی کوشش کرو گی جس سے سب کو اپنا گرویدہ کر لو اور ہر ایک کے ساتھ ہمدردی اور محبت کے ساتھ پیش آؤ کسی کی ریس نہ کرو۔ رشتہ داروں کے دکھ درد میں شریک رہو۔ تاکہ تمہارا دکھ درد وہ اپنا دکھ درد محسوس کریں۔ سچی خیر خواہی انجام کار دشمن کو بھی اپنا بنا دیتی ہے اور یہاں تو تم اپنے عزیزوں میں جا رہی ہو۔ لیکن اس امر کا خیال ضرور ہے کہ اس قدر اپنے آپ کو نہ مٹا لو کہ دوسرے تمہاری ہستی کو ہی نہ محسوس کریں۔ انسان کو اپنی عزتِ نفس کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ جو اپنی عزت خود نہیں کرتا دوسرے بھی اس کی عزت نہیں کرتے۔ اس لئے تسلیم اور رضا میں خودداری کا پہلو ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ تم کو اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ نکما اور بے کار آدمی دوسروں کی نظر میں بالکل گر جاتا ہے اس لئے کام کرنا اور خدمت کرنا اپنا شیوہ بنا لو۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو۔ انسان کی حالت دنیا میں ایک جیسی نہیں رہتی تنگی ترشی دونوں پہلو لگے ہوتے ہیں۔ تنگی میں صبر کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑو بغیر کسی قسم کی گھبراہٹ کے اللہ کی نصرت صبر شکر کے ساتھ طلب کرتے رہو اور ایسی حالت میں اپنے میاں کے لئے امن اور تسکینت کا فرشتہ بنی رہو۔ اپنے مطالبات سے اس کو تنگ نہ کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل آجائے لیکن ایسی حالت میں ایسی قناعت نہیں چاہیئے کہ دونوں بے کار ہو کر بیٹھے رہو۔ خود بھی اور میاں کو بھی خدا کے آگے جھکائے رکھو اور کام کرنے اور محنت کرنے کی ترغیب ان کو دیتی رہو۔ تمہاری امی اس معاملہ میں بہترین نمونہ ہیں۔ تم نے خود دیکھا ہے کہ کس قدر تنگی انہوں نے میرے ساتھ اٹھائی۔ لیکن اس وقت کو نہایت وفا اور محبت کے ساتھ گزار دیا۔ ایک طرف تو یہ تسلیم و رضا تھی اور دوسری طرف مجھے کام کرنے اور باہر نکل جانے کی ترغیب دیتی تھیں۔ آخر اس صابر و شاکر ہستی کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے سنا۔ ایک طرف مجھے کام کرنے پر انہوں نے آمادہ کر دیا۔ دوسری طرف ان کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور فضل کے دروازے میرے پر کھول دیئے۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی امی کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ گھر میں مختلف قسم کی تکالیف بھی آئیں۔ تنگیاں بھی آئیں لیکن اس خدا کی بندی نے اپنے میکے میں ان تکالیف کا کبھی بھی ذکر نہ کیا۔ خود اپنے نفس پر سب کچھ برداشت کیا۔ لیکن دوسروں کو اپنی تکلیف میں شامل کرنا گوارہ نہ کیا۔ وقت تھا گزر گیا۔

میری بچی! مجھے بڑی خوشی ہو گی تم بھی اپنی امی کی طرز ہی اختیار کرو۔ وہ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ اللہ کرے کہ تم کبھی تنگی نہ دیکھو۔ لیکن فراخی میں کبھی غریبوں کی ضروریات کو نہ بھولو۔ اپنی ضروریات پر حتی الامکان ان کو مقدم رکھو۔ تم ایسے گھر میں جا رہی ہو جس کا کام ہی مخلوق اور غرباء کی خدمت کرنا ہے۔ اگر تم نے یہ خدمت اپنے ذمہ لے لی تو ہمیشہ مخدوم ہی رہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرنے میں ہی عزت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو ایک عظیم الشان خسر دیا ہے۔ اس کی خوشنودی اور خدمت کر کے دین و دنیا کی فلاح حاصل کر سکتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے آگے تسلیم و رضا کے ساتھ جھکا رہنا چاہیئے۔ باوجود دعاؤں کے اگر وہ کوئی فیصلہ صادر فرما دے تو اس کو نہایت صبر و شکر سے قبول کرنا چاہیئے۔ اس نئے دَور میں اکثر اوقات میاں بیوی اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جایا کرتے ہیں۔ تم کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو ہر ایک محبت پر مقدم رکھو۔ اس نے جو فرائض تم پر عائد کئے ہوئے ہیں ان کو ہمیشہ مقدم کرو۔ اپنی زندگی صرف اللہ تعالیٰ کیلئے گزارو تم دیکھو گی وہ کلی طور پر تمہارا ہو جائیگا۔ جب وہ تمہارا ہو

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک مقصد

محبت الٰہی کا قیام

از محترم مرزا عبدالحق صاحب

محبت الٰہی کے مضمون پر حضرت اقدس بانی سلسلہ کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ کسی موضوع پر بھی حضور تحریر فرما رہے ہوں۔ پھر پھرا کر اس مرکزی نقطہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور اس وقت حضور کی تحریر میں اس قسم کی روانی پیدا ہو جاتی ہے کہ خوبصورت سے خوبصورت فقرے نکلتے چلے آتے ہیں۔ جو درحقیقت حضور کے دل کا آئینہ ہوتے ہیں۔ اور پڑھنے والے پر ایک وجد کی کیفیت طاری کر دیتے ہیں۔ حضور کی ۸۰ (اسی) کے قریب کتابیں ہیں۔ جن میں سے بیس کے قریب عربی زبان میں ہیں۔ اگر ان کا نچوڑ نکالا جائے۔ تو وہ محبت الٰہی ہے۔ حضور اپنے متعلق فرماتے ہیں۔ "جو مجھے دیا گیا ہے وہ محبت کے ملک کی بادشاہت ہے اور معارف الٰہی کے خزانے ہیں۔ جن کو بفضلہ تعالیٰ اس قدر دوں گا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں گے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۵۶)

خدا تعالیٰ سے حضرت اقدس بانی سلسلہ کا تعلق

اس محبت کے ملک کی بادشاہت کا ایک حد تک اندازہ تو ان لوگوں نے لگایا۔ جن کو حضور کی مبارک صحبت نصیب ہوئی۔ اور کسی قدر اندازہ ان کتابوں سے لگ سکتا ہے۔ جو حضور نے ہمارے لئے چھوڑیں۔ گو یہ حقیقت کے مقابل میں بہت ہی کم ہے۔

حضور ایک مقام پر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے کہ وہ چیز جو اس کی راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی۔ وہ قلب سلیم تھا۔ یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اس کا بجز خدائے عزوجل کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا۔ میں کسی زمانہ میں جوان تھا۔ اور اب بوڑھا ہوا۔ مگر میں نے کسی حصہ عمر میں بجز خدائے عزوجل کے کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا۔ گویا رومی مولوی صاحب نے میرے لئے ہی یہ دو شعر بنائے تھے ؎

من زہر جمعیتے نالاں شدم
جفت خوشحالاں و بدحالاں شدم
ہر کسے از ظن خود شد یار من
واز درون من نجست اسرار من

اگرچہ خدا نے کسی چیز میں میرے ساتھ کمی نہیں رکھی۔ اور اس درجہ تک ہر ایک نعمت اور راحت مجھے عطا کی کہ میرے دل اور زبان کو یہ طاقت ہرگز نہیں کہ میں اس کا شکریہ ادا کر سکوں۔ تاہم میری فطرت کو اس نے ایسا بنایا ہے کہ میں دنیا کی فانی چیزوں سے ہمیشہ دل برداشتہ رہا ہوں۔ اور اس زمانہ میں بھی جبکہ میں اس دنیا میں ایک نیا مسافر تھا۔ اور میرے بالغ ہونے کے ایام ابھی تھوڑے تھے۔ میں اس تپش محبت سے خالی نہیں تھا جو خدائے عزوجل سے ہونی چاہیئے۔"

(حقیقۃ الوحی ۔ صفحہ ۵۷)

ایک اور جگہ اپنی حالت حضور مثال کے طور پر فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ "یقیناً میری مثال ایک ایسے شخص کی مثال ہے جس نے محبت کو ہر چیز پر چن لیا ہو۔ اور خدا کی طرف پورا جھک گیا ہو۔ اور قرب کے میدانوں میں سعی کرتا ہو۔ اور اس کے ملنے کے لئے وطن سے دوری اختیار کی ہو۔ اور وطن کی مٹی کو اور ہم عمروں کی صحبت کو چھوڑا ہو۔ اور اپنے محبوب کا شہر کا قصد کیا ہو۔ اور چلا ہو۔ اور اس کی محبت کے لئے گھر اور چاندی اور سونے کو چھوڑا ہو۔ اور اپنے محبوب کے لئے اپنے نفس کو ترک کیا ہو۔ یہاں تک کہ فانیوں کی طرح ہو گیا ہو۔ اور خدا کی عزت اور جلال کی قسم کہ میں نے اپنے رب کے چہرے کو ہر چیز پر ترجیح دی۔ اور اس کے دروازے کو تمام دروازوں پر چن لیا۔ اور اس کی رضا کو سب رضاؤں پر اختیار کیا۔ اور اس کی عزت کی قسم کہ وہ میرے ساتھ ہے ہر وقت۔ میں اس کے ساتھ ہوں۔ تمام وقتوں میں۔ میں نے دین کی دولت کو پسند کر لیا اور وہ میرے لئے کافی ہے۔ اور اگرچہ میری تجہیز و تکفین کے لئے بھی کوئی حبہ نہ ہو۔ اور میں باوجود مفلس کے منعم ہوں۔ اور نفس اور باقی چیزوں سے فارغ ہوں۔ اور میرے رب نے مجھے انتہائی محبت دی ہے۔ اور میرے دل میں یہ محبت رچ گئی ہے۔ اور میں اس کے نزدیک ایسا درجہ رکھتا ہوں۔ کہ اس کو دنیا میں کوئی نہیں جانتا۔"

(تحفہ بغداد صفحہ ۱۵)

میں نے یہاں بعض عربی عبارتوں کو لیا ہے اور اردو عبارتیں تو دوستوں کے سامنے آتی رہتی ہیں۔ لیکن عربی کی کتابوں کو اس کثرت سے دیکھنے والے نہیں ہوتے۔ اس لئے میں نے ان میں سے اقتباسات لینے مناسب سمجھے ہیں۔ ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ "اس نے اپنی نعمتیں مجھ پر کامل کیں اور اپنے فضل پورے کئے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

اور مجھ میں اور اس میں فطرت کی ایسی مشابہت رکھی جیسا کہ ایک ہی مادہ سے دو جوہر ہوتے ہیں۔ اور اس نے مجھے پاکیزہ اور صاف علوم دیئے اور خاص اور اعلیٰ درجہ کے معارف دیئے۔ اور مجھے وہ کچھ سکھایا جو اس زمانہ میں اور کسی کو نہ سکھایا۔ اور میرے دل میں ایسی چیز ڈالی جس کا احاطہ علم نہیں کر سکتا۔ اور مجھے وہ نور دیا جس کو اور کسی نے نہ چھوا۔ اور مجھے انعام والوں میں سے بنایا۔ اور اس کی عظیم الشان نعمتوں سے یہ ہے کہ اس نے مجھے وہ اسرار دیئے۔ جو اولیاء پر منکشف ہوتے ہیں۔ اور وہ روح دی جو صرف اہل اصطفاء میں پھونکی جاتی ہے اور مجھے وہ کلمات عطا کئے۔ جو دوستوں کو دیئے جاتے ہیں۔ اس نے مجھے صاف کیا اور پاک کیا۔ اور میرے سینے کو کھولا۔ اور میرے چاند کو پورا کیا۔ اور مجھے ان باتوں کی خبر دی جو اس کے ارادہ ازلی میں تھیں۔ اس نے مجھے اپنی محبت کے رنگ سے رنگین کیا اور اپنی فرمانبرداری کی راہیں سکھائیں۔ اور مجھے محجوبوں میں سے نکال دیا۔ اور اس کی نعمتوں میں سے یہ ہے۔ کہ اس نے مجھے نیکیوں کی توفیق دی۔ اور نیک اور پاک کاموں کی طرف ہدایت کی اور میرے دل کے لطائف کو جاری اور خوب جاری کیا۔ اور اس کے چشموں اور پانی کو پاک۔ اور اس کے نور اور صفائی کو پورا کیا۔ اور اس کی نالیاں اور صحن کو پاکیزہ کیا۔ اور اس نے میری زمین کو ایک اور زمین کے ساتھ بدل دیا۔ اور مجھے مطہرین میں سے بنایا۔ اور اس کی نعمتوں سے یہ ہے کہ اس نے مجھے اپنے چہرے کی محبت دی۔ اور کمال درجہ کی محبت دی اور اکمل اور اتم صدق دیا۔ میں نے اس سے سوال کیا تھا۔ کہ وہ مجھے ایسی محبت دے کہ میرے بعد اس سے زیادہ کسی کو نہ مل سکے پس مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے میری دعا کو قبول کر لیا ہے۔ اور میری مراد مجھے دی ہے۔ اور اپنے فضل اور رحم کے ساتھ میرا احاطہ کیا ہے۔ پس تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ جو سب محسنوں سے زیادہ احسان کرنے والا ہے سب تعریف اسی کے لئے ہے جس نے میرا غم دور کیا۔ اور مجھے وہ کچھ دیا۔ جو کسی اور کو اس جہان میں نہ دیا گیا۔ اور میں نے یہ اپنی طرف سے نہیں کہا۔ بلکہ وہی کہا ہے۔ جو میرے رب نے آسمانوں پر کہا اور میری یہ طاقت نہ تھی۔ کہ میں تکبر کرتا اور اپنے نفس کو بڑا بناتا۔ اللہ تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ حضرت عزت کی طرف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الہام ہے یا"

(انجام آتھم ص۷۵ تا ۷۸)

محبت الٰہی کے حصول کیلئے دعا

حضور کی اس عبارت میں جس دعا کا ذکر ہے وہ آئینہ کمالاتِ .... کے صفحہ ۵ ، ۱۰ پر حسبِ ذیل الفاظ میں مرقوم ہے :۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب تو ہو جا اپنے فضل سے میری قوت اور میری آنکھوں کا نور اور جو کچھ کہ میرے دل میں ہے اور میری زندگی اور موت کا قبلہ اور مجھے محبت میں محو کر دے اور ایسی محبت دے کہ میرے بعد کوئی اس میں بڑھ نہ سکے. اے میرے رب میری دعا کو قبول کر اور میری مراد دے۔ اور مجھے معاف کر دے ۔ اور عافیت میں لے آ۔ اور مجھے اپنی طرف کھینچ لے۔ اور مجھے خود چلا۔ اور میری تائید کر۔ اور مطابقت فرما۔ اور مجھے پاک کر اور منور کر اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنا لے اور خود بھی سب میرا ہو جا۔ اے میرے رب میری طرف ہر دروازہ سے آ۔ اور مجھے ہر حجاب سے خلاصی بخش۔ اور ہر ایک شراب مجھے پلا۔ اور نفس کے ہیجان اور اس کے جذبات کے وقت میرے لئے کافی ہو جا۔ اور مجھے جدائی کے خطرات اور اس کی ظلمتوں سے محفوظ رکھ۔ اور مجھے لمحہ بھر بھی نفس کی طرف جھکنے نہ دے۔ اور مجھے اس کی بدیوں سے بچا اور مجھے اپنی طرف بلند کر۔ اور میرے وجود کے ہر ایک ذرہ میں داخل ہو جا اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا۔ جو تیرے سمندروں میں تیرتے ہیں۔ اور تیرے انوار کے باغوں میں ان کی چراگاہیں ہیں۔ اور تیری قضا اور قدر سے راضی ہیں۔ اور میرے اور اپنے غیر کے درمیان دوری ڈال دے۔ اور میرے رب تجھے تیرے فضل اور چہرے کے نور کی قسم کہ مجھے اپنا جمال دکھا۔ اور اپنا شفاف پانی پلا۔ اور مجھے ہر قسم کے حجاب اور غبار سے نکال لے۔ اور مجھے ان لوگوں میں سے نہ بنا۔ جو ظلمت میں اوندھے کئے گئے۔ اور برکتوں اور روشنیوں اور نوروں سے دور ہو گئے اور عقل ناقص کے ساتھ لوٹ گئے اور مجھے اپنے چہرے کی خالص اطاعت اور اپنے حضور میں دائمی سجدہ عنایت فرما۔ اور مجھے ایسی ہمت دے جس میں تیری عنایت کا چشمہ بہہ رہا ہو۔ اور مجھے ایسی چیز دے جو تو اپنے مقبولوں میں سے صرف ایک کو دیتا ہے اور مجھ پر ایسی رحمت نازل فرما۔ جو تو اپنے محبوبوں میں سے صرف ایک پر نازل کرتا ہے ....

اے میرے رب تو مجھے دکھا کہ تو کس طرح مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ مجھے ایسے مُنہ دکھا ۔ جو ایمانی شمائل رکھنے والے ہوں اور ایسے لوگ جو حکمت ایمانی رکھنے والے ہوں۔ اور ایسی آنکھیں جو تیرے خوف سے رونے والی ہوں ۔ اور ایسے دل جو تیرے ذکر کے وقت کانپ جانے والے ہوں اور ایسی خالص فطرت رکھنے والے جو حق اور صواب کی طرف لوٹنے والی ہو ۔ اور مجذوبوں اور قطبوں کے سائے کے پیچھے چلنے والی ہو" (آئینہ کمالات ... ص۵ ، ص۶)

یہ صرف چند عبارتیں ہیں جو یہاں نقل کی گئی ہیں ورنہ اس قسم کی بیسیوں اور عبارتیں ہیں۔

لفظ محبت کے معنی

محبت کے لفظ کے معنی بھی حضور نے فرمائے ہیں ۔ فرماتے ہیں۔

" محبت ایک عربی لفظ ہے۔ اور اس کے معنی پُر ہو جانا ہے ۔ چنانچہ عرب میں یہ مثل مشہور ہے تحبب الحمار یعنی جب عربوں کو یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ گدھے کا پیٹ پانی سے بھر گیا تو کہتے ہیں تحبب الحمار اور جب یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ اونٹ نے اتنا پانی پیا۔ کہ وہ پانی سے پُر ہو گیا۔ تو کہتے ہیں شربت الابل حتی تحبب اور حبّ جو دانہ کو کہتے ہیں۔ وہ بھی اسی سے نکلا ہے ۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ وہ پہلے دانہ کی تمام کیفیت سے بھر گیا۔ اور اسی بناء پر احباب سونے کو کہتے ہیں۔ کیونکہ جو دوسرے سے بھر جائے گا۔ وہ اپنے وجود کو کھو دے گا۔ گویا سو جائے گا۔ اور اپنے وجود کی کچھ حس اسے باقی نہیں رہے گی۔" (نور القرآن ص۳)

احباب کے مطابق حضور "علامات المقربین" میں اولیاء اللہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

" کہ تو ان کو جاگتا ہوا خیال کرتا ہے"۔ حالانکہ وہ وصال کے بستر میں سوئے رہتے ہیں۔ اس میں گویا کمال انقطاع عن الغیر کا مفہوم ہے ۔ (علامات المقربین ص۲۸۱)

محبت کے متعلق حضور فرماتے ہیں

" کہ یہ انسانی قوے میں سے ایک قوت ہے جو ہر انسان میں رکھی گئی ہے کسی میں زیادہ اور کسی میں کم لیکن جیسا کہ آگے آئے گا۔ چونکہ نجات انسانی اس محبت پر موقوف ہے۔ جو انسان کو خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس لئے یہ قوت رکھی ہر انسان میں گئی ہے اور وہ باقی قوتوں کی طرح اس کو ترقی دے سکتا ہے ۔ حضور فرماتے ہیں:۔

" اب جاننا چاہیئے کہ محبت کوئی تصنع یا تکلف کا کام نہیں بلکہ انسانی قوے میں سے یہ بھی ایک قوت ہے کہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ دل کا ایک چیز کو پسند کر کے اس کی طرف کھینچا جانا اور جیسا کہ ہر ایک چیز کے اصلی خواص اس کے کمال کے وقت بدیہی طور پر محسوس ہوتے ہیں یہی محبت کا حال ہے ۔ کہ اس کے جوہر بھی اس وقت کھلے کھلے ظاہر ہوتے ہیں۔ کہ جب اتم اور اکمل درجہ پر پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... انہوں نے گوسالہ سے ایسی محبت کی۔ کہ گویا ان کو گوسالہ شربت کی طرح پلا دیا گیا۔ در حقیقت جو شخص کسی سے کامل محبت کرتا ہے تو گویا اسے پی لیتا ہے ۔ یا کھا لیتا ہے ۔ یہاں تک کہ اس کا روپ ہو جاتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے وہ ظلی طور پر بقدر اپنی استعداد کے اس نور کو حاصل کر لیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے۔ اور شیطان سے محبت کرنے والا وہ تاریکی حاصل کر لیتا ہے جو شیطان میں ہے"۔

(نور القرآن ص۳۶)

محبت انسانی قوتوں کا اصل مقصود ہے

حضور اسے انسانی قوے میں سے ایک قوت نہیں فرماتے۔ بلکہ انسان کی قوتوں کا اصل مقصود قرار دیتے ہیں ۔ فرماتے ہیں:۔

" اب ہم مختصر طور پر صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ انسان کو جو کہ اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں۔ یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں۔ اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا کی محبت ہے اسی وجہ سے انسان دنیا میں ہزاروں مشغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بغیر خدا کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولتمند ہو کر۔ بڑا عہدہ پا کر۔ بڑا تاجر بن کر۔ بڑی بادشاہی تک پہنچ کر۔ بڑا فلاسفر کہلا کر آخر دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے۔ اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے.... جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں ۔ کہ ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کونسی قوت ہے ۔ تو یہی ثابت ہے کہ خدائے اعلیٰ اور برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو۔ کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے ۔ سب خدا کا ہو جائے"

(روحانی خزائن جلد۱۰ ص۱۸۱)

پھر حضور فرماتے ہیں کہ یہ محبت کا خلق اللہ تعالیٰ نے انسان میں اپنے لیئے پیدا کیا ہے ۔

ترجمہ :" پھر ہمارا یہ زمانہ آیا۔ بس نہ پوچھ کہ ہم نے اس میں کیا دیکھا۔ خدا کی قسم۔ اس زمانہ میں نافرمانی اور بے حیائی شرک اور عدوان کا دائرہ پورا ہو گیا۔ اور لوگوں نے صغیرہ اور کبیرہ کوئی گناہ نہ چھوڑا پس کس طرح انہوں نے آگوں پہ صبر کر لیا اور انہوں نے اللہ کے حق اس کے غیر کو دیئے اور حد سے بڑھنے کے طریق کو اختیار کیا۔ اور کوئی قوت اور کوئی خلق نہ رہا ۔ جو انہوں نے اللہ جزا و سزا دینے والے کے سوا دوسروں کو نہ دے دیا مثلاً محبت ایک شریف جوہر اور خلقِ اعظم انسان میں ہے ۔ اور اللہ نے اس کو انسان میں اس لئے رکھا ہے کہ تا وہ اپنے نفس کو اپنے رب منان کے جمال کی تصویر میں فنا کر دے اور اپنی روح اور دل سے اس کا ہو جائے ۔ اس کی محبت کے راستوں میں بڑھتا جائے اور اس کا کوئی نشان باقی نہ رہے اور اس کا وجود عشق اور سخت جذبہ کی آگ میں پگھل جائے۔ لیکن ان اندھوں نے اس بزرگ اور شریف خوبی کو غیر محل میں خرچ کر دیا۔ اور ایمان کے گوہر کو ضائع کر دیا. اور اللہ کی محبت کو نفس کی خواہشات کی جگہ لگا دیا ۔ جبکہ وہ سخت جوش اور ہیجان کی حالت میں ہوتی ہے ۔ اور انہوں نے اللہ اور اس کی محبت کو بھلا دیا ۔ اور نوجوان لڑکوں (جن کی ابھی داڑھی نہیں آئی ہوتی) اور عورتوں میں پھنس گئے۔ اور حضرت حق سے غائب ہو گئے اور اس کے حسن کو فراموش کر دیا۔ پس افسوس ہے ان اندھوں کے لئے"۔

(لجۃ النور ص۵۳ ، ص۵۴)

آریوں کو جواب دیتے ہوئے انسانی روحوں کو خدا کی پیدا کردہ ثابت کرنے کے لئے حضور فرماتے ہیں۔

" پھر اگر انسانی روحیں خدا کے ہاتھ سے

(باقی ص۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چالیس دن دعاؤں میں لگاؤ پھر شکایت کرو

قربانی کا طریق یہ ہے کہ ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کر دیا جاتا ہے

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب فرماتے ہیں :-

"ادنیٰ محبوبوں کو اعلیٰ محبوبوں پر قربان کرنے کا نظارہ ہر سال دیکھتا ہوں اس لئے ادنیٰ محبت کو اعلیٰ محبت پر قربان کرتا ہوں ۔ مثلاً مٹر ک ہے ۔ جہاں درخت بڑھانے کا منشاء ہوتا ہے وہاں نیچے کی شاخوں کو کاٹ دیتے ہیں پھر درخت پر پھول آتا ہے اور وہ درخت متحمل نہیں ہو سکتا تو عمدہ حصے کے لئے ادنیٰ کو کاٹ دیتے ہیں میرے پاس ایک شخص سرخہ لایا اور ساتھ ہی شکایت کی کہ اس کا پھل خراب نکلا ۔ میں نے کہا کہ قربانی نہیں ہوئی ۔ چنانچہ دوسرے سال جب اس نے زیادہ پھولوں اور خراب پودوں کو کاٹ دیا تو اچھا پھل آیا ۔ لوگ جسمانی چیزوں کے لئے اس قانون پر چلتے ہیں مگر روحانی عالم میں اس کا لحاظ نہیں کرتے ۔ اور اصل غرض کو نہیں دیکھتے .... علم پڑھو اس غرض کے لئے کہ لوگوں کو خشیۃ اللہ سکھاؤ مگر علم کی اصل غرض خشیۃ لتہذیب النفس تو مفقود ہو گئی ادھر کتابوں کے حواشی پڑھنے میں سارا وقت خرچ کیا جا رہا ہے مگر ان کتابوں کے مضمون کا تنفس پر اثر ہو اس کی ضرورت نہیں ۔ میں رام پور میں پڑھتا تھا وہاں دیکھتا کہ لوگ ...... ایک کونے میں صبح کی نماز پڑھ لیتے اور ملاں کو نہ جگاتے کہ رات بھر مطالعہ کرتے رہے ہیں انہیں جگانے سے تکلیف ہوگی ۔ علم تہذیب نفس کے لئے تھا مگر لوگوں نے اسے تخریب نفس کاہلی اور سستی میں لگا دیا ۔ دوسروں کی اصلاح کے دعویدار ہیں مگر خود اپنی اصلاح سے بے خبر ۔ بات کرتے جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں مگر ساتھ ہی جھوٹوں پر لعنت بھی بھیجے جاتے ہیں ۔ ایک اشتہار دیتے ہیں کہ دیکھو اشتہار والوں نے لوٹ لیا پر ہم جو کہتے ہیں یہ سب سچ ہے اور پھر اس پیرایہ میں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں ۔

پھر واعظوں کا بھی یہی حال ہے ۔ میں اپنے اندر بھی ایک مصیبت دیکھتا ہوں ۔ میرے لئے بھی دعا کرو اپنے لئے بھی ۔ اگر کسی بھائی کا کوئی عیب دیکھتے ہو تو تھوڑی سی قربانی کرو ۔ چالیس دن دعاؤں میں لگاؤ پھر کسی سے شکایت کرو ۔

..... قربانی کے سلسلہ میں خدا گوشت کا بھوکا نہیں بلکہ خدا تک پہنچنے والی تقویٰ ہے وہ ہمیں اپنے تک پہنچنے کا ایک طریق سکھاتا ہے کہ ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کر دو ۔ تقویٰ جبھی حاصل ہوتا ہے کہ مدح و ثناء میں غلو کو چھوڑ دو ۔ علم کو حاصل کرو مگر عمل کو مقدم رکھو ۔

میں صرف طالب علموں کو نہیں کہتا بلکہ یہاں جتنے آئے ہیں وہ سب طالب علم ہیں یہ خطبہ بھی ایک تعلیم ہے ۔ دیکھو خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بطور نمونہ پیش کیا اور فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے دین کو کوئی نہیں چھوڑ سکتا مگر وہی جو سفیہ ہو ۔

ابراہیم علیہ السلام کو خدا نے برگزیدہ کیا ۔ یہ سنوارنے والے لوگوں میں سے تھا تمام محبتوں ، عداوتوں اور تمام افعال میں ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کرنے کا لحاظ رکھو پھر تمہیں ابراہیم علیہ السلام سا انعام دیں گے ۔ فرمانبرداروں کی راہ اختیار کرو ۔ میں تو حضرت صاحب کی مجلس میں بھی قربانی ہی سیکھتا تھا جب وہ کچھ فرماتے تو میں یہ دیکھتا تھا کہ آیا یہ عیب مجھ میں تو نہیں ۔"

(خطبات نور جلد دوم صفحہ ۳۲۰،۳۲۱)

تقریب رخصتانہ

میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الرشید تہمینہ بنت مکرم ماسٹر عبدالکریم ابڑو صاحب (مرحوم و مغفور) کی شادی مکرم انوار احمد بلوچ ابن مکرم محمد ہاشم صاحب بلوچ ساکن باڈہ ضلع لاڑکانہ کے ساتھ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۸۸ء بروز پیر ربوہ میں بخیر و خوبی انجام پائی ۔ تقریب رخصتانہ میں تلاوت و نظم کے بعد محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی ۔ احباب جماعت سے بھی اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(ریاض احمد ابڑو ۔ مربی سلسلہ)

نئی صدی کے استقبال کا روحانی پروگرام

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور شعبہ تربیت کے کارکنان سے گزارش

(از مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں :

جماعت احمدیہ کی پہلی صدی کے اختتام پر سب سے زیادہ قابل توجہ امر نماز ہی تھی اور اسکی طرف میں نے متوجہ کرنا تھا ۔ یہ عجیب خدا تعالیٰ کا تصرف ہوا ہے کہ چونکہ ساتھ ہی مباہلہ کا چیلنج بھی دے دیا گیا ہے اور ان دونوں کے تعلق سے خود خدا نے مجھے رؤیا کے ذریعہ سمجھا دیا کہ مباہلہ کو عظیم الشان طریق پر کامیاب کرنا چاہتے ہو تو نمازوں کی طرف جماعت کو متوجہ کرو ۔ اور پھر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الہام ۔ "اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں" ، کی طرف بھی توجہ پھیر دی کہ اس کا بھی اسی کے ساتھ تعلق ہے ۔

اس لئے میں خصوصیت کے ساتھ جماعت کو ایک دفعہ پھر تاکید کرتا ہوں کہ اس سال کو بشدت عبادت الٰہی کا سال بنا دیں جو ذکر الٰہی سے معمور ہو اور جس میں ہم خدا کی یاد کی لذتیں پائیں ۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ ۲۴ جون ۸۸)

حضور کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل پروگرام تجویز کیا ہے ۔ جن خدام تک یہ پیغام پہنچے وہ خود بخود اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں ۔ اور قائدین ، ناظمین تربیت اور منتظمین تربیت اپنے حصہ کا فرض سر انجام دیں اور مسلسل خدام کو توجہ دلاتے رہیں اور کوئی احمدی خادم ایسا نہ ہو جو اس پروگرام میں شامل ہونے سے رہ جائے ۔

۱ ۔ جو خدام اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجوقتہ نماز کے پابند ہیں وہ اپنے سست بھائیوں کی مدد کرنے کا تہیہ کریں ۔ ہر مجلس میں نمازوں میں سست خدام کی ایک فہرست تیار کر لی جائے ۔ اور نظام کے تحت ہر ایک کو ایک باقاعدہ نمازی خادم کے سپرد کیا جائے جو مسلسل اسکو نماز کی طرف متوجہ کرتا رہے ۔

۲ ۔ نماز کے متعلق سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ اور جماعت کے آئمہ کے ارشادات مسلسل جماعت کو سنائے جاتے رہیں ۔

۳ ۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے نماز کے متعلق خطبات کمزور خدام کو سنانے کا انتظام کیا جائے ۔

۴ ۔ جہاں جہاں ممکن ہو اور خدام اکثر نمازیں ایک ہی بیت الذکر میں ادا کرتے ہوں وہاں حاضری نماز کا بندوبست کیا جائے ۔

۵ ۔ تمام مجالس اس عرصہ میں ایک یوم تربیت یا ہفتہ تربیت منا کر عبادت کی طرف خاص توجہ دلائیں ۔

۶ ۔ نوافل اور تہجد کی عادت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے ۔

۷ ۔ حضور انور کا ارشاد ہے کہ تمام مجالس عاملہ کا ایک ماہوار اجلاس صرف نماز کے قیام کا جائزہ لینے کے لئے منعقد ہو ۔ اس کا اہتمام کریں ۔ اور اسکی رپورٹ مسلسل مرکز میں بھجواتے رہیں ۔

۸ ۔ وقف عارضی کی تحریک میں خدام کو شامل کرنے کی کوشش کریں ۔ یہ بھی روحانی تربیت کا ایک بہت اہم موقع ہوتا ہے ۔

۹ ۔ زیادہ سست خدام کے والدین ، دوستوں وغیرہ سے رابطہ قائم کر کے ان کے ذریعہ توجہ دلائی جائے ۔

۱۰ ۔ ہر مجلس جائزہ نماز کا مقررہ فارم ہر ماہ پُر کر کے مرکز میں بھجوائے ۔ اگر فارم نہ ہو تو سادہ کاغذ استعمال کیا جائے اور اس میں یہ ذکر ہو کہ مجلس کی کل تعداد اتنی ہے ۔ اس ماہ اتنے نئے نمازی بنائے گئے ہیں ۔ اور مزید کیلئے کیا کوشش جاری ہے ۔

۱۱ ۔ نماز کا ترجمہ سکھلانے کے لئے مختصر کلاسز کا اہتمام کیا جائے ۔ اس سلسلہ میں مربیان اور معلمین کا خصوصی تعاون حاصل کیا جائے ۔

۱۲ ۔ ان تمام کوششوں میں دعا سے بھرپور فائدہ اٹھائیں ۔ کیونکہ تمام تدابیر کا اول و آخر دعا ہے ۔

شرح چندہ الفضل

سالانہ	۳۰۰
ششماہی	۲۰۰
سہ ماہی	۱۰۰
خطبہ نمبر سالانہ	۱۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۶۷۷۷ میں راحیلہ تبسم بنت نور محمد قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۸-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ راحیلہ تبسم بنت نور محمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد (۱) نور محمد ولد محمد بخش صاحب والد موصیہ۔ گواہ شد (۲) محمد اقبال صاحب برادر موصیہ۔

مسل ۲۶۷۷۸ میں سعدیہ طارق زوجہ ملک طارق علی قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن گلگشت کالونی ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹.۶.۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زیورات طلائی سیٹ گلوبند وزنی ۹۰ گرام مالیتی -/۲۵۰۴۰ روپے (۲) سیٹ کندن ۳۵ گرام مالیتی -/۹۷۳۰ روپے (۳) زیورات لاکٹ سیٹ وزنی ۲۴ گرام مالیتی -/۶۷۰۰ (۴) سیٹ گانی وزنی ۲۴ گرام مالیتی -/۶۶۸۰ روپے (۵) انگوٹھیاں ۴ عدد وزنی ۲۲ گرام مالیتی -/۶۱۶۱ روپے (۶) کڑے ۴ عدد وزنی ۳۵ گرام مالیتی -/۱۷۳۰۰ (۷) انگوٹھیاں ڈائمنڈ ۲ عدد مالیتی -/۶۰۰۰ روپے (۸) حق مہر بذمہ خاوند -/۵۱۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سعدیہ طارق زوجہ ملک طارق علی کھوکھر حال دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد (۱) طارق علی وصیت ۲۲۷۰۷ خاوند موصیہ گواہ شد (۲) مرزا عبدالصمد احمد صاحب وصیت ۲۶۰۸۱

مسل ۲۶۷۷۹ میں مبارکہ تبسم زوجہ خادم حسین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ۱۹۵ ر ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۸-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر -/۲۰۰۰ روپے وصول شد (۲) سلائی مشین مالیتی -/۸۰۰ روپے (۳) زیورات چاندی ۳ تولہ مالیتی -/۴۰۰ روپے (۴) کلائی گھڑی مالیتی -/۴۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۱ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ مبارکہ تبسم زوجہ خادم حسین صاحب کوارٹر نفضل عمر ہسپتال ربوہ۔ گواہ شد (۱) محمد حنیف ولد حسین بخش صاحب دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد (۲) ملک محمد اسحاق ساقی وصیت ۱۶۵۹۴

مسل ۲۶۷۸۰ میں مبشر احمد ظفر ولد غلام رسول صاحب قوم وڑکا پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۹-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۸۵۲ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد مبشر احمد ظفر ولد غلام رسول صاحب ۳۶/۹ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد (۱) محمد طارق محمود وصیت ۲۳۵۱۳۔ گواہ شد (۲) محمد ادریس شاہد وصیت ۲۱۸۳۶۔

مسل ۲۶۷۸۱ میں خالدہ نسرین زوجہ مبشر احمد ظفر قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۹-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر -/۱۲۰۰۰ روپے (۲) طلائی لاکٹ ۱ تولہ مالیتی -/۳۲۰۰ روپے (۳) طلائی نتھ چار ماشہ مالیتی -/۱۱۰۰ روپے (۴) ٹکا ۴ ماشہ مالیتی -/۱۱۰۰ روپے (۵) انگوٹھی ۳ ماشہ مالیتی -/۸۲۵ روپے (۶) کانٹے ۵ ماشہ ۵ رتی مالیتی -/۱۵۴۵ کل جائیداد مالیتی -/۱۹۷۷۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ خالدہ نسرین زوجہ مبشر احمد ظفر دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد (۱) منور احمد ولد میاں غلام احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد (۲) کریم احمد ولد چوہدری فضل احمد صاحب وصیت ۲۵۰۵۷

گمشدہ رقم

خاکسار کے مبلغ -/۷۰۰ روپے مورخہ ۳۰ نومبر کو ۱۲ بجے کے قریب اڈہ سے گولبازار آتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں جن صاحب کو ملیں براہ کرم درج ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔ (خلیل احمد خلیل الیکٹرک سٹور گولبازار ربوہ)

بقیہ "مکتوب"

گیا تو پھر تم کو کس کی پرواہ۔ سب خود بخود تمہارے ہو جائیں گے۔ اب میں پیار و محبت بھرے جذبات پر اس خط کو ختم کرتا ہوں۔ تم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ وہی تمہارا حافظ و ناصر ہو۔

مکرر آنکہ میں لکھنا بھول گیا حضرت اماں جان ہمارے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ ان کی دعائیں اور محبت حاصل کرنے کی از حد کوشش کرو۔ یہ نہ پرواکرو کہ کسی وقت وہ کسی طرف توجہ ہونے کی وجہ سے متوجہ نہیں ہوتیں بلکہ اپنی خدمت سے اور محبت سے ان کو اپنا بناؤ اور ان کی دعائیں لو۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ خدمت تمہاری از حد نیک نصیبی کا موجب ہوگی۔ وہ بیمار رہتی ہیں۔ تم ان کے قریب ہوگی۔ ان کی خدمت کرنا تم کو اپنا شیوہ بنا لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہر نیک کام کی توفیق دے۔ آمین

فقط خاکسار محمد عبداللہ خان

بقیہ: محبتِ الٰہی

نہیں نکلیں۔ اور اس کی پیدا کردہ ہیں۔ تو خدا کی محبت کا نمک کس نے ان کی فطرت پر چھڑک دیا ہے۔ اور کیوں انسان جب اس کی آنکھ کھلتی ہے اور پردۂ غفلت دور ہوتا ہے تو دل اس کا خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور محبت الٰہی کا دریا اس کے صحن سینہ میں بہنے لگتا ہے۔ آخر ان روحوں کا خدا سے کوئی رشتہ تو ہوتا ہے جو ان کو محبت الٰہی میں دیوانہ کی طرح بنا دیتا ہے۔ وہ خدا کی محبت میں ایسے کھوئے جاتے ہیں۔ کہ تمام چیزیں اس کی راہ میں قربان کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ عجیب تعلق ہے۔ ایسا تعلق نہ ماں کا ہوتا ہے۔ نہ باپ کا۔ پس اگر بقول آریوں کے روحیں خود بخود ہیں۔ تو یہ تعلق کیوں پیدا ہوگیا اور کس نے یہ محبت اور عشق کی قوتیں خدا تعالیٰ کے ساتھ روحوں میں رکھ دیں۔ یہ مقام سوچنے کا مقام ہے۔ اور یہی مقام سچی معرفت کی کنجی ہے۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۱۵۰،۱۵۹)

(جاری ہے)

صدقہ سے بلا ٹل جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر دل میں جرأت ہو تو انسان بہادری کے کام کر سکتا ہے

نخوت اور تکبّر کی بجائے انکساری سے انسان کی قدر افزائی ہوتی ہے

سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدّین محمود احمد نوّر اللہ مرقدہٗ کے ارشادات

"یاد رکھو انسان سے جرأت سب کام کرواتی ہے۔ اگر دل میں جرأت ہو تو انسان بہادری سے کام کر سکتا ہے ورنہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اپنی دلی جرأت جسطرح کام کروا سکتی ہے کسی دوسرے کی امداد سے وہ کام ہرگز نہیں ہو سکتا... ہمارے ایک بزرگ بادشاہ ہوئے ہیں انہوں نے چیونٹی سے سبق لیا کہ وہ کئی بار ان کے سامنے دیوار پر سے گری اور پھر چڑھی آخر پوری دیوار طے کر کے کامیاب ہو گئی تو اس سے بادشاہ نے سبق لیا اور کئی بار ہارنے پر آخر فاتح شہنشاہ بن گئے یہ جرأت اور ہمت تھی کہتے ہیں رستم ایک بار کسی پہلوان سے شکست کھا کر نیچے گر پڑا مگر اس کی بہادری اور ہمت کا رعب مشہور تھا تو اس نے سوچا کہ آؤ ہمت کر کے چھوٹ جاؤں۔ چنانچہ جبکہ دشمن اسکی پیٹھ پر سوار تھا اور گردن دبائے بیٹھا تھا اس نے جرأت کر کے اسے زور کی آواز سے ڈرایا کہ رستم آگیا رستم آگیا تو دشمن یہ نام سن کر سہم گیا اور بھاگ گیا۔ اپنے نام کی آڑ لیکر رستم زندہ سلامت رہ گیا تو جرأت و ہمت کے بغیر بھی انسان ناکام رہتا ہے۔

پھر انکسار اور تواضع ہے۔ ہمارے ملک میں تواضع بہت اچھا لفظ رائج ہے مگر اسکے معنے کم لوگ جانتے ہیں۔ اگر کوئی کسی کو اچھی طرح روٹی کھلا دے تو کہتے ہیں بھئی بڑی تواضع کی یا کوئی حاکم تھانہ دار کسی گاؤں میں چلا جائے تو اس کی خاطر تواضع کرنا بولتے ہیں مگر اصل ترجمہ تواضع کا نہیں جانتے۔

ذکر ہے کہ ایک بادشاہ بذات خود بھیس بدل کر شہروں میں پھرا کرتا تھا۔ ایک دن کسی ایسے مقام پر جا نکلا جہاں ایک جمعدار پہرہ پر کھڑا تھا اس نے بادشاہ کو بھی جو بھیس بدلے ہوئے تھا معمولی آدمی سمجھ کر نخوت اور غرور سے گزرنے نہ دیا اور کہا تو جانتا نہیں میرا کیا عہدہ ہے۔ بادشاہ نے پوچھا حضور آپ کا کیا عہدہ ہے کیا سپاہی؟ کہا ذرا اوپر چڑھو۔ اس نے کہا کیا جمعدار؟ کہا ہوں۔ پھر سپاہی نے پوچھا تو کون ہے تھانہ دار؟ بادشاہ نے بھی کہا ذرا اور اوپر بڑھو پھر اس نے کہا اور اوپر بڑھو سپاہی نے کہا ڈپٹی! اس نے کہا ذرا اور اوپر بڑھو۔ اسی طرح سوال وجواب سے بادشاہ کے عہدے تک پہنچا۔ آخر سپاہی نے شرمندہ ہو کر معافی طلب کی۔ تو بعض لوگ تواضع اور انکسار کرنا نہیں جانتے کسی کو ذرا دنیاوی قدر مل جائے پھر نخوت اور تکبّر سے بھر جاتے ہیں.... مگر نہیں جانتے کہ بڑے لوگ اگر انکسار کریں تو ان کی قدر افزائی ہوتی ہے"

(الازھار لذوات الخمار صد ۲۸۶-۲۸۵)

بقیہ: اخبار احمدیہ صفحہ اوّل سے آگے

نیز کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے خاوند اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

• حمید احمد صاحب سابق انسپکٹر مال عرصہ دراز سے ٹانگ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ آج کل پھر فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ موصوف کی شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(آغا سیف اللہ۔ مینیجر الفضل ربوہ)

• صوبیدار محمد شفیع صاحب دارالنصر غربی ربوہ جمعہ کی صبح بوجہ فالج بیمار ہو گئے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ایم ایس اختر دارالنصر غربی)

تبدیلی نام

میں نے اپنے منجھلے بیٹے عزیزم شفاعت احمد کا نام تبدیل کر کے سعادت احمد قریشی رکھ لیا ہے اس لئے آئندہ اسے اس کے نئے نام سعادت احمد قریشی سے لکھا اور پکارا جائے۔

(برکات احمد قریشی
آف دارالیمن ربوہ حال کوارٹر نمبر ۱۳
صدر انجمن احمدیہ دارالصدر شرقی ربوہ)

میں نے اپنے بڑے بیٹے عزیزم خالد محمود کا نام تبدیل کر کے حسنات احمد قریشی رکھ لیا ہے اس لئے آئندہ اسے اس کے نئے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

(برکات احمد قریشی آف دارالیمن ربوہ
حال کوارٹر نمبر ۱۳ صدر انجمن احمدیہ
دارالصدر شرقی ربوہ)

الفضل کے خریداران سے ضروری التماس

ادارہ الفضل ہفتہ میں الفضل کا ایک شمارہ خطبہ نمبر کے طور پر شائع کرتا ہے۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن شائع کیا جاتا ہے الفضل کے ایسے خریدار جن کے خریداری نمبر کے ساتھ انگریزی حرف K لکھا ہوتا ہے ان کو صرف خطبہ نمبر ہی بھجوایا جاتا ہے۔ اگر ایسے خریدار روزنامہ اخبار کے مستقل خریدار بننا چاہتے ہوں تو وہ اپنے خریداری نمبر اور اپنے شہر کے پوسٹ کوڈ نمبر سے ادارہ کو مطلع فرمائیں۔ مینیجر الفضل ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج کے لیے

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ فون: ۶۳۴

مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں

ایک نئے عزم کیساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ
احمد اسٹیٹس ربوہ رجسٹرڈ
عنقریب ایک بہت بڑے رہائشی منصوبہ کا اقساط پر دینے کا اعلان کرنیوالا ہے۔ نیز زرعی و سکنی ربوہ و ماحول ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
فون دفتر ۵۳۵ گھر: ۴۳۶

الفضل کے اجراء پر جماعت احمدیہ کو
مبارک باد
پیش کرتے ہیں
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس ۲۲۲
فون: ۷۳۹۹۷

اکسیر اپھارہ
جانوروں کی دوا
فی پیکٹ -/۳ درجن -/۲۷ علاوہ ڈاک خرچ
جانوروں کی امراض کے کامیاب علاج پر مشتمل لٹریچر -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۱۷۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴